ع ١٢٣٣
ذريعة الفلاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان حزب اللہ ھم المفلحون

دریتیم الفلاح

در اصلاح

دائرۃ الاصلاح

۱۹۲۳ء — ۱۳۴۲ھ

مؤلفہ

ابو الاعجاز جناب منشی نعمت اللہ جان صاحب اختر

اثنا عشری (سابق حنفی سنی)

جسکو

منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور (مغل حویلی)

نے چھپوا کر شائع کیا

بار اول — تعداد ۱۰۰۰

آئینہ مذہب سنّی

مؤلّفہ ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر کربلائی جعفری سابق حنفی سنّی جھنگ سیالوی۔ جس میں مذہب سُنّی کی معتبر و مستند کتب صحاح ستّہ سے عموماً اور صحیح بخاری سے خصوصاً ثابت کر دیا ہے۔ کہ اہلسنت والجماعت نے مذہب اسلام کو بدنام کیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو ایک معمولی انسان خیال کر کے مجسّم قرار دیا ہے۔ اور اس کو مکّار فریبی اور گمراہ کرنے والا کہا گیا ہے۔ اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں سخت بے ادبی اور گستاخی کی ہے اہلبیت عظام کی سخت توہین کی ہے۔ اور جو نماز فرقہ اہلسنت حنفی المذہب پڑھ رہا ہے وہ ناقص اور غیر مکمل ہے اور یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ سُنّی مذہب بناوٹی۔ قیاسی اور اجتہادی مُلّاں مولویوں کا بنا ہوا ہے۔ غرضیکہ مؤلف نے اس میں اصولی بحث کر کے ہمیشہ کے لئے مناظرہ شیعہ و سُنّی کو بند کر دیا ہے رسالہ آسان اور عام فہم ہے ہر ایک مومن کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ قیمت صرف فی جلد ۱۰/

آفتاب خلافت

جس میں مؤلف نے انیس علمائے اہلسنت جمہور و چار خنین یورپ کی معتبر کتابوں سے ثابت کر دیا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کو اپنا وزیر اور خلیفہ مقرر کر کے بنی ہاشم کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت
... اور بائیس علمائے معتبرین اہلسنت جو کہ نزول آیہ مبارکہ یا ایہا الرسول
... ان غدیر میں ناقل اور قائل ہیں۔ ان کے منقولات سے خلافت بلا فصل
... کر دکھایا ہے قیمت صرف فی جلد ۳/

ملنے کا پتہ

... ب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان حزب اللہ هم المفلحون

ذریعۃ الفلاح

در اصلاح

دائرۃ الاصلاح

۱۳۴۲ھ — ۱۹۲۴ء

مؤلفہ

ابوالاعجاز جناب منشی نعمت اللہ جان صاحب اختر

اثنا عشری (سابق حنفی سُنی)

جسکو

منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی

نے چھپوا کر شائع کیا

باراول تعداد ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذریعۃ الفلاح

در اصلاح

دائرۃ الاصلاح

نحمدہٗ ونصلے علٰے رسول رب العالمین وآلہ الطاہرین ونلعن علٰے اعدائهم اجمعین الیٰ یوم الدین *

امابعد۔ مسلمانان پنجاب سے یہ امر مخفی نہیں کہ عرصہ تین چار سال سے لاہور دارالخلافہ پنجاب میں شیعہ اور سنی انجمنوں کے درمیان رسالہ بازی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس عرصہ میں فریقین نے مختلف مضامین پر طبع آزمائیاں کیں۔ ہر دو فریق کے رسائل میری نظر سے گذرے۔ لاکن جہاں تک دیکھا گیا شیعوں کی طرف سے کبھی سبقت نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ دفاع ہی ہوتا رہا۔ جسے اکثر حضرات اہلسنت تسلیم بھی کرتے ہیں۔ عرصہ چار پانچ ماہ سے شیعوں نے فتنہ ارتداد کو محسوس کیا

...نڈ کی عبارت صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو *

کرتے ہوئے دفاع کرنا بھی چھوڑ دیا۔ مگر انجمن دائرۃ الاصلاح نے اس سلسلۂ رسالہ بازی کو بند نہیں کیا۔ بلکہ لگاتار رسالہ جات شائع کرتی رہی۔ چنانچہ اس کا آخری رسالہ نمبر ۲۹ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ میں شائع ہوا۔ نوبت بایں جا رسید کہ اکثر اضلاع پنجاب میں شیعہ اور سنیوں میں فساد کی آگ بھڑک اٹھی اور آوارہ گرد ملاؤں نے تحریراً و تقریراً مذہب حقہ امامیہ اثنا عشریہ پر ناجائز حملے شروع کر دیئے۔ اس لئے مخالفین کی دل آزار تحریرات و تقریرات کا دفعیہ کرنا مناسب خیال کیا گیا۔ امید ہے کہ برادران اہلسنت ہم سے ناراض نہ ہوں گے۔ کیونکہ ہمارا روئے سخن اُن نام نہاد سنیوں کی طرف ہے۔ جو دراصل بلباس سنیت خارجیت پھیلانا چاہتے ہیں۔ جس میں وہ انشاء اللہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ پس انہی وجوہات کو مدنظر رکھ کر میں شیعان پنجاب سے خصوصاً اور مومنین ہندوستان سے عموماً درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ انجمن جعفریہ ایسوسی ایشن پنجاب لاہور کے ممبر بنیں۔ تاکہ انجمن کو مخالفین مذہب حقہ اثنا عشریہ کے ناجائز حملوں کے رد کرنے اور حقیقت تثلیث کو کالشمس فی النہار آشکارا کرنے میں مزید امداد ہو۔

آج تک جو اس انجمن نے بذریعہ رسائل و اشتہارات اشاعت مذہب حقہ کی ہے۔ وہ مومنین پر بخوبی روشن ہے۔ اور اس انجمن کی خدمات کا اعتراف جناب قبلہ و کعبہ مدیر اصلاح کھجوہ دامت برکاتہ نے

دوسرے صفحہ کا نوٹ ملاحظہ ہو

لہ بعض ناعاقبت اندیش لوگ شیعوں پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ شیعہ فتنہ ارتداد میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ لہذا ان کی آگاہی کے لئے اخبار شیعہ کالج نیوز لکھنؤ سے ایک تازہ ترین اقتباس پیش نظر کرتا ہوں جسے دیکھ کر اہل انصاف ایک اچھے نتیجہ پر پہنچ جائیں گے فہو ھذا " حال میں مدرسۃ الواعظین لکھنؤ سے ایک اور وفد فتنہ ارتداد کے لئے روانہ ہوا ہے۔ شیعہ مبلغین کا صرف یہی مقصد ہے کہ ملکانہ راجپوت دین اسلام پر قائم رہیں اور پھر وہ جس فرقہ میں چاہیں داخل ہوں "

بھی کیا ہے اور پنجاب کے مشہور رئیس المناظرین مولانا مولوی احمد علی[1] صاحب قبلہ فاضل امرتسری بھی جو ہمیشہ ہر مناظرہ میں مخالفین کو نیچا دکھا کر ہی چھوڑتے ہیں اسی انجمن کے سرپرست ہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کا زمانہ ہم شیعوں کے لئے نہایت ہی مبارک ہے۔ جس میں ہمیں مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اب زمانہ تقیہ کرنے کا نہیں ہے۔ اب علانیہ اظہار حق

[1] بعض نادان مخالف جناب مولانا صاحب ممدوح کی شان کو کم دکھانے کے لئے یہ مشہور کرتے ہیں کہ آپ ایک معمولی کلرک ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ آپ معزز عہدہ افیسری پر فائز ہیں۔ انسپکٹری کر چکے ہیں۔ بڑے بڑے دفاتر کے انچارج رہ چکے ہیں۔ کلرک ان کے ماتحت ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ سنیوں کے مولویوں سے بہتر پوزیشن والے آپ کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ آپ پنج صدی گریڈ میں ہیں اور تین چار سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ آپ کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ کد یمین سے روزی حاصل کرتے ہیں اور پھر مرنج دمرنجان طریقہ سے اشاعت دین بھی کرتے ہیں۔ سُنّی مولویوں کی طرح جمعرات کی روٹیاں وصول نہیں کرتے نہ مسلمانوں کو لڑا کر پیسے بٹورتے ہیں۔ درد دین رکھتے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے خصوصاً اور خلق اللہ کے عموماً خیر خواہ ہیں۔ مصیبت کے وقت اپنے مظلوم فرقہ کی حمایت کرتے ہیں اور شعر سعدی کے مصداق ہیں ؎ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

آپ کے علم کا پایہ اتنا رفیع ہے کہ مناظروں میں آپ کے چوٹی کے علماء ہند و پنجاب کو شکست دے چکے ہیں۔ اور اسی لئے خوارج کو آپ کی ہر بات عیب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ مشہور ہے کہ ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبے است۔ الغرض مولانا صاحب قلم ہیں جن کی نسبت سعدی نے کہا ہے ؎ قلم گوید کہ من شاہ جہانم۔ قلم کش را بدولت مے رسانم۔ آپ قلم سے دین و دنیا کو آراستہ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی رذیل پیشہ نہیں۔ میں آپ کو رسالہ "ابن عفان کی یادگار" سے آپ کو یہ سناتا ہوں کہ آپ کے بزرگ کیا کیا پیشے کرتے تھے "حیوۃ الحیوان صفحہ ۱۶۹ پر ہے کہ ابوبکر عمر عثمان۔ طلحہ و ابن عوف بزاز تھے۔ عمر صاحب دلالی بھی کیا کرتے تھے۔ سعد وقاص تیر گر۔ ابوسفیان تیلی۔ نضر بن حارث عود بجانے والا۔ حکم بن ابی العاص۔ حریث بن عمر ضحاک بن قیس جانوروں کو خصی کرنے والے۔ عمرو بن عاص قصاب زبیر درزی مطلب الی۔ قتیبہ بن مسلم ساربان۔ اور ابوحنیفہ جانوروں کی کھال اتارنے والا تھا"

کرناچاہئے۔ دیکھو ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۲ء کے ایک ہی وعظ نے سنی دنیا میں تہلکہ عظیم برپا کر دیا۔ عیاں راچہ بیاں۔ اور نیز خداوند تعالےٰ جناب ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر کربلائی کی توفیقات خیر میں وسعت دیوے۔ جو مذہب حقہ کی اشاعت میں ہمیشہ منہمک رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے ایک کتاب **آئینہ مذہب سنی** لکھی ہے جس میں مخالفین کے رازہائے سربستہ کو خوب طشت ازبام کیا ہے۔ اور اس کتاب کا ہر ایک مومن کے پاس ہونا ازحد ضروری ہے۔ یہ کتاب کتب خانہ اثناعشری مغل حویلی لاہور سے صرف ۱۰/ قیمت پر ملسکتی ہے۔ میرے خیال میں خوارج ونواصب کا شیعوں کی مخالفت کرنا شیعوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ اُنکے ایسا کرنے سے ہمیں بھی انکشاف حقیقت کا موقعہ ملتا ہے۔ جیسے ملا عبدالشکور صاحب لکھنوی بھی اپنے رسالہ النجم صد ۳ نمبر ۲ جلد ۱ میں بایں الفاظ تسلیم کرتا ہے:۔

"آج پنجاب میں جو کچھ ہو رہا ہے شاید ہندوستان میں جب سے مسلمان آئے کبھی نہ ہوا ہوگا۔ برملا بے خوف وخطر روافض اپنے مذہب کی تعلیم وترویج کرتے پھرتے ہیں۔ خود ہمارے ضلع میں بہت سی بستیاں ایسی ہیں۔ جہاں آج سے آٹھ برس پہلے ایک رافضی نہ تھا۔ لیکن آج وہاں ایک سنی نہیں۔ موضع بکی شاہ اور اس کے قرب وجوار کے چند مواضع نمونہ کے لئے کافی ہیں۔" لہذا ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ ہمارا سلسلہ تبلیغ اسی طرح جاری رہے تاکہ مذہب حقہ کی خوب اشاعت ہو اور اگر دیکھا جائے تو یہی حقیقی اشاعت اسلام ہے۔ کیونکہ اصل مرتد تو خوارج ہیں۔ جو اسلام کے پردے میں شہدائے ایمان اسلام یعنی خاندان رسول خیرالانام علیہم السلام کی تذلیل وتحقیر کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔

چونکہ دائرۃ الاصلاح نے رسالہ "حضرات روافض کا خدا سے مقابلہ" میں مسلمانوں کو فریب دینے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے ضروری خیال کیا گیا۔ کہ اس کی ابلہ فریبیاں ظاہر کر دی جائیں۔ ورنہ وہ اس قابل

نہ تھا کہ اس کی طرف توجہ کی جاتی ۔ انجمن خواجگان نارووالیان لاہور کی طرف سے ایک رسالہ "موعظہ تحریف قرآن" ماہ اپریل ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا تھا جس میں کتب معتبرہ اہلسنت سے ثابت کیا گیا تھا ۔ کہ اہلسنت اور صرف اہلسنت ہی تحریف قرآن کے قائل ہیں ۔ یہ رسالہ ۱۶ صفحہ پر ختم ہے ۔ اس رسالہ میں مختلف قسم کی تحریفیں دکھائی گئی ہیں ۔ مثلاً :-

(۱) اہلسنت کے نزدیک قرآن کی کمی ۔ تفسیر اتقان جلال الدین سیوطی

(۲) اہلسنت کے نزدیک قرآن میں زیادتی ۔ تفسیر اتقان ۔ تفسیر در منثور تفسیر کبیر

(۳) سنیوں کے نزدیک قرآنی صورتوں کا نقصان ۔ تفسیر اتقان و تفسیر درمنثور

(۴) سنیوں کے نزدیک قرآنی حرفوں کی تحریف ۔ تفسیر درمنثور سیوطی ۔

(۵) سنیوں کے نزدیک قرآنی لفظوں کی تحریف ۔ تفسیر درمنثور سیوطی ۔

(۶) سنیوں کے نزدیک قرآنی آیتوں کی تحریف ۔ درمنثور ۔ اتقان وغیرہ

(۷)[1] سنیوں کے نزدیک قرآن میں بعض آیتیں غلط ہیں ۔ تفسیر درمنثور ۔ تفسیر کبیر
تفسیر معالم التنزیل وغیرہ

(۸) سنیوں کے نزدیک قرآن کی عزت یعنی حضرت عثمان کی سنت ۔

اس کے نمبر ۸ کے متعلق مفصلہ ذیل امور قابل ذکر ہیں ۔ تاکہ جملہ اہل اسلام پر واضح ہو جائے کہ حضرات اہلسنت اور انکے آئمہ کے نزدیک قرآن

---

[1] بعض جاہل اور ضدی جناب فخر المناظرین مولانا مرزا احمد علی صاحب قبلہ فاضل امرتسری پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپنے الانصاف میں لکھا ہے کہ قرآن میں غلطیاں ہیں ۔ حالانکہ آپ نے کئی بار ظاہر کیا ہے کہ آپ کا یہ اعتقاد نہیں ۔ آپنے عائشہ اور عثمان کی رائے ظاہر کی ہے ۔ لیکن ضدی خارجی بھی ایسے ہیں کہ عائشہ و عثمان کو تو کچھ نہیں کہتے اور مولانا پر الزام دھرتے ہیں ۔ مولانا صاحب موصوف نے کئی بار مخالفین کو چیلنج بھی دیا ہے ۔ کہ انکے روبرو آکر الانصاف پر اعتراض کریں ۔ لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ سامنے آئے ۔ امام بارہ نارووالیان خواجگان لاہور میں نامی صاحب سیالکوٹی دائرہ کو بھی لے گیا ۔ لیکن وہاں مولانا کو دیکھ کر ایسا خود رفتہ ہوا ۔ گویا مردہ ہے ۔ مناظرہ بھاٹی بازہ میں سنیوں کے مناظر محمد مسعود صاحب بھی الانصاف پر تنقید میں لکھوا کر اعتراض پیش کر کے مجمع عام میں سخت ذلیل و خوار ہوا

مجید کی کیا عزت ہے۔ (الف) عثمان صاحب کا قرآنوں کو جلانا اور پھاڑنا
بخاری۔ مشکوٰۃ۔ تفسیر اتقان۔ روضۃ الاحباب۔ تاریخ خمیس و اعثم کوفی وغیرہ
حالانکہ قرآن کا جلانا قطعاً خلاف احترام ہے۔ جیسا کہ امام سیوطی نے اتقان
میں لکھا ہے "جزم القاضی حسین فی تعلیقہ بامتناع الاحراق لانہ
خلاف الاحترام" ؎ کجا تعظیم قرآن مطہر۔ کجا سوزیدن فرقان اکبر۔
مگر پیروان عثمان کی بھی عجیب حالت ہے۔ کہ عثمان کے اس فعل پر بھی اس
سے حسن عقیدت رکھتے ہیں اور بے جا تاویلات کر کے اُسے اس الزام سے
بچانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ام المومنین حضرت عائشہ کو جب معلوم ہوا کہ عثمان
نے قرآنوں کو جلایا تو فوراً اس کے قتل کا حکم دیا۔ جیسا کہ کرمانی نے شرح بخاری
میں لکھا ہے "عن عائشہ انہا انکرت علیہ حرق المصاحف وقالت
اقتلوا احراق المصاحف اور استیعاب میں ہے "قالت عائشہ بحق
عثمان اقتلوا حراق المصاحف" یعنی حضرت عائشہ نے عثمان پر قرآن جلانے
کا اعتراض کیا۔ اور کہا کہ قرآن جلانے والے کو قتل کر دو۔ پس معلوم ہوا کہ احراق
قرآن کے جرم میں عثمان صاحب حضرت عائشہ کے نزدیک قابل گردن زدنی
ہیں۔ لہٰذا اب اس امر کا فیصلہ ناظرین رسالہ ہذا پر چھوڑا جاتا ہے۔ وہ جسے چاہیں
اس معاملہ میں برسر حق سمجھیں۔ مگر حقیر کے خیال میں حضرت عائشہ اس معاملہ
میں یقیناً صدیقہ ہیں۔ کاش پیروان عثمان کم از کم بتقلید حضرت عائشہ ہی حضرت
عثمان کی پیروی کرنا چھوڑ دیں۔ ورنہ انہیں یاد رہے کہ اگر انہوں نے پیروی
عثمان کو ترک نہ کیا تو بروایت حضرت حذیفہ دجال کیساتھ محشور ہوں گے
کما فی میزان الاعتدال علامہ ذہبی سنی۔

(ب) سنیوں کے خلیفہ ولید (جو حسب عقائد سنیہ اسلام میں ثانی عمر
ہے اور بقول ذہبی اس کے زمانہ میں برابر جہاد جاری رہا اور عمر کے زمانہ جتنی
فتوحات ہوئیں) اس نے قرآن مجید پر تیر مارے۔ ولید کے اس واقعہ سے ایک
عجیب بات پیدا ہوتی ہے جس کا اس جگہ بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔
وھو ہذا۔

اکثر حضرات اہلسنت یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ حضرت عمر کے عہد میں فتوحات کثیرہ ہوئیں۔ اس لئے وہ مومن کامل تھے۔ گویا اُن کے نزدیک فتوحات معیار ایمان ہے۔ مگر تواریخ سے ولید جیسے شارب الخمور وراکب الفجور کے حالات پڑھ کر ایک انصاف پسند فوراً اس نتیجہ پر پہنچ جائے گا۔ کہ محض فتوحات کی بنا پر کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر حالت میں ایمان مقدم ہے۔ اس لئے مخالفین مذہب حقہ کا فتوحات عمریہ پر ناز کرنا اس وقت تک بجا نہ ہوگا۔ جب تک کہ وہ حضرت ثانی کا ایمان ثابت نہ کریں۔ اگر آپ کا ایمان ثابت ہو جائے تو ہمارا کیا بگڑتا ہے۔ ہماری کونسی جاگیر چھنی جاتی ہے۔ لیکن کیا کیا جائے خود میرے آبائی مذہب سنیہ کی معتبر کتب سے ہی جناب عمر کا ایمان سے بے بہرہ ہونا ثابت ہوتا ہے اسلئے میں بپاس خاطر ناظرین رسالہ ہذا نمونہ از خروارے چند شواہد پیش کرتا ہوں۔ جنہیں دیکھ کر ایک محقق کو حضرت عمر کے ایمان میں شک کی گنجائش ملتی ہے:-

(۱) حضرت عمر کا اپنا قول "یا حذیفہ باللہ انا من المنافقین" یعنی اے حذیفہؓ خدا کی قسم میں منافق ہوں۔ ان کے منافق ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ (میزان الاعتدال علامہ ذہبی سنی)

(۲) اکثر غزوات میں جناب رسالتماب صلعم کو تن تنہا چھوڑ کر بھاگ جانا۔ حالانکہ ایسا کرنے والا خدا و رسول صلعم کے نزدیک کافر ہے۔

(۳) سرور کائنات صلعم کا شب احزاب قوم کفار کی خبر لانے کے لئے خاص طور سے عمر کو کہنا۔ مگر حضرت ثانی کا جانے سے انکار کرنا۔ تفسیر درمنثور سیوطی۔ حالانکہ احکام رسول صلعم کی خلاف ورزی کرنے والے کے لئے دردناک عذاب جہنم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے " ومن یعص اللہ و رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ ناراً خالداً فیہا ولہ عذاب مہین" یعنی جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کے حدود سے گذر کرتا ہے۔ وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ جس میں ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۴) صلح حدیبیہ کے موقع پر جناب رسالتمآب صلعم کی نبوت میں شک کرنا (تفسیر معالم التنزیل) حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ "انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا"۔ یعنی خدا اور رسول صلعم پر ایمان لانے والے وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے ایمان لانے کے بعد شک نہیں کیا۔

(۵) جناب رسالتمآب صلعم کے فرمان "احب لاذعان" کو (معاذ اللہ) ہذیان کہنا (سر العالمین امام غزالیؒ[1]) اور حسبنا کتاب اللہ کہہ کر قول رسول صلعم کی مخالفت کرنا۔ حالانکہ حسبنا کتاب اللہ کہنے والا علمائے سنیہ کے نزدیک خارجی ہے۔ (یعنی خارج عن الاسلام ہے) تذکرۃ الحفاظ ذہبی سنی

(۶) حضرت رسالتمآب صلعم نے وصال سے پہلے فرمایا "لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ" (ملل والنحل و مدارج النبوۃ) یعنی اللہ کی لعنت ہو اس پر جو جیش اسامہ سے تخلف کرے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عمر کے لئے بھی یہ حکم تھا۔ لیکن انہوں نے جیش اسامہ سے تخلف کیا۔ اہل بصیرت نتیجہ خود نکال لیں!

(۷) جناب عمر کا محض حصول سلطنت دنیویہ کے لئے جنازۂ رسول صلعم کو چھوڑ دینا۔ اور تجہیز و تکفین میں شامل نہ ہونا (کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ دینوری) کنز العمال وغیرہ انشاء اللہ اس کی تفصیل ایک علیحدہ رسالہ میں بیان ہوگی۔

(۸) بعد وفات جناب سرور کائنات صلعم۔ حضرت عمر کا جناب سیدہ بنت رسول اللہ صلعم کے گھر کو آگ لگانا یا بقول مولوی ثناء اللہ امرتسری و مولوی معوان حسین رامپوری آگ لگانے کی دھمکی دینا۔ اور بروایتے اس زور سے دروازہ کو گرانا۔ کہ اس کی ضرب سے جناب محسنؑ کا شہید ہونا (ملل والنحل علامہ

---

[1] بعض علم سے بے بہرہ اشخاص یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ سر العالمین امام غزالی کی تصنیف نہیں ہے۔ لہذا میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ یہ اسی کی تصنیف ہے۔ دیکھو ذہبی نے میزان الاعتدال میں تسلیم کیا ہے۔ کہ سر العالمین غزالی کی تصنیف ہے۔ امید ہے کہ اب کوئی شخص سر العالمین کا از تصانیف امام غزالی ہونے سے انکار نہ کرے گا۔

شہرستانی)

(۹) مرتے وقت حضرت عمر کا بایں الفاظ جزع وفزع کرنا " واما ما تری من جزعی فہو من اجلک واجل اصحابک واللہ لو ان لی طلاع الارض ذہباً لافتدیت بہ من عذاب اللہ قبل ان اراہ" (بخاری) کہ اے ابن عباس رض یہ میرا جزع وفزع کرنا جو اس وقت تم دیکھ رہے ہو۔ تمہاری اور تمہارے اصحاب (علی وحسنین ع) کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر تمام روئے زمین میرے لیے سونا بنجائے تو وہ سب کا سب خدا کے عذاب کے بدلے میں دیدوں۔ اس عذاب کے دیکھنے سے پیشتر۔

(۱۰) جناب علی علیہ السلام کا حضرت عمر کو کاذب غادر خائن آثم سمجھنا۔ (صحیح مسلم) اور بخاری میں منافق کی علامات بھی یہی ہے۔ جن کی طرف حضرت عمر کو نسبت دی گئی ہے۔ فافہم وتدبر۔

(ج) سنیوں کے ہاں قرآن مجید (معاذ اللہ) خون اور پیشاب سے لکھنا جائز ہے۔ ردالمختار۔ فتاوی قاضی خان۔ فتاوی سراجیہ وعالمگیری۔ پس جس مذہب میں قرآن مجید کی یہ عزت ہو کہ اسے جلایا جائے اور اس پر تیر برسائے جائیں۔ اور اسے (معاذ اللہ) خون اور پیشاب سے لکھنا جائز سمجھا جائے ایسے مذہب سے خدا ہمیں محفوظ رکھے۔

اقسام تحریف مذکورہ میں سے نمبر ۵ کے متعلق ان واقعات کا بیان کرنا ضروری تھا۔ اس لئے ہدیہ ناظرین کئے گئے۔ اس لئے اب میں اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ پس جملہ روایات متعلقہ تحریف قرآن مندرجہ رسالہ "موعظہ تحریف قرآن" کو خوارج کا اختلاف قرأۃ یا ناسخ ومنسوخ کی بحث کہہ کر ٹال دینا مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے۔ اگر دائرہ میں ہمت ہوتی تو ان تمام روایات کا جواب لکھتی۔ لیکن وہ تو ایسی سپر انداز ہوئی۔ کہ اس نے ایک غیر متعلق بحث چھیڑ دی اور ان روایات کو چھوا بھی نہیں۔ بالفاظ دیگر اس نے اپنا عجز ظاہر کر کے تحریف مان لی۔ چنانچہ وہ اپنے رسالہ صد ۲ پر یوں رقمطراز ہے "حائری کی خوجہ سوسائٹی نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس کے

صفحات کے اعداد شہیدان جور شیعان کوفہ کے ہم عدد ہیں۔ اس کی دیگر مزخرفات تو اس قابل نہیں کہ ان پر نظر کی جائے۔ ہاں اس نے صفحہ ۴۸۔ ۵۰ پر اس نے ایک سورہ دی ہے "الخ" لیکن کیا مزخرفات کہہ کر جواب سے عہدہ برا ہو گئی نہیں بلکہ اس نے ثابت کر دیا کہ ان کی مذہبی کتب تو وہ مزخرفات ہیں۔ اور ان کے نامی علما، محدثین جاہل و ناکندہ تراش اس سے بڑھ کر دائرہ کے لئے اور کیا شکست کی دلیل ہو سکتی ہے۔ ع

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مزید برآں دائرہ نے اپنے رسالہ مذکورہ کے صفحہ ۸ تک تو سورہ نورین پر تنقید کی ہے اور باقی صفحات پر شیعوں کے باہمی تنازعات گذشتہ کا ذکر کیا ہے ایک انصاف پسند مسلمان اس رسالہ کو پڑھ کر بخوبی اس نتیجہ پر پہنچیگا۔ کہ یہ دائرہ کے عجز کی دلیل ہی۔ جو یقیناً اس کی نمایاں شکست پر دلالت کرتی ہے۔ ورنہ اس سے کوئی پوچھے کہ کیا شیعوں کی باہم کشیدگی ظاہر کرنے سے ابوبکر و عمر و عثمان کا ایمان ثابت ہو سکتا ہے۔ کیا ممبران سنت جماعت میں اختلاف نہیں ہوتا۔ کیا علمائے سنیہ نے مولوی ثناء اللہ پر فتوی کفر نہیں لگایا۔ کیا مولوی دیدار علی کو اخبار زمیندار نے زردوست و طالب دنیا وغیرہ نہیں کہا ہے کیا دیوبندیوں اور رضائیوں کی جوت پیزار کسی سے مخفی ہے۔ یا کیا مولوی ثناء اللہ نے جو کچھ سید جماعت علیشاہ کی نسبت کہا ہے۔ وہ دنیا کو بھول گیا ہے۔ اور ذرا اوپر کی طرف جائیے تو اور ہی گل کھلا ہوا ہے۔ صدر میں ابوبکر و عمر کی لڑائی اس کے بعد عائشہ و عثمان کی چخ چخ۔ اور ذرا اپنے پیچھے کی طرف دیکھئے۔ آپ کے امام اعظم ابو حنیفہ صاحب کے متعلق آپ ہی کے علمائے اہلسنت نے کیسے گلچھرے اڑائے ہیں۔

(۱) علی بن عبد اللہ المدینی استاد بخاری نے فرمایا ہے کہ ابو حنیفہ ضعیف الحدیث ہے۔ تمام محدثین نے پچاس حدیثیں روایت کیں اور سب میں غلطی کی۔ ابو حفص عمرو بن علی نے کہا کہ یہ مضطرب الحدیث ہے واہی الحدیث

تھے (المنتظم لابن جوزی)

(۲) ابن خلکان نے لکھا ہے۔ کہ اس میں عربیت کی بڑی کوتاہی تھی۔

(۳) صدیق حسن خاں نے اتحاف النبلاء میں لکھا ہے کہ خطیب اور ابن جوزی نے اس پر طعن کیا ہے۔

(۴) ظفر المبین میں سو فتاوی ابو حنیفہؒ کے ایسے بتلائے گئے ہیں۔ جو احادیث رسول اللہ صلعم مرویہ اہلسنت کے مخالف ہیں۔ اور ابن شیبہ نے اس باب میں ایک خاص کتاب لکھی ہے۔

(۵) تاریخ بغداد میں ابو اسحٰق فزاری سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا میں نے ایک دفعہ ابو حنیفہ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا تو حضار میں سے ایک نے کہا۔ یہ تو فلاں حدیث رسول صلعم کے مخالف ہے تو فرمایا "حك هذا عن ذنب الخنزير"۔ کہ اس حدیث کو خنزیر کی دم سے مٹا دو ایسی باتوں کی بنا پر خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں لکھدیا۔ "انه دجال وانه ما ولد في الاسلام مولود اضر منه" یہ دجال ہے اور اس سے زیادہ کوئی مضرر رساں مولود اسلام میں پیدا نہیں ہوا (تاریخ بغداد کی توثیق بستان المحدثین شاہ عبدالعزیز دہلوی میں ملاحظہ ہو)

(۶) بخاری نے اپنی تاریخ صغیر میں لکھا ہے کہ سفیان ثوری کو ابو حنیفہ کی خبر وفات پہنچی تو شکر بجالا کر فرمایا۔ "كان ينقض الاسلام عروة عروة ما ولد في الاسلام مولود اشأم منه" یہ اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا تھا۔ اسلام میں اس سے زیادہ منحوس کوئی پیدا نہیں ہوا۔

(۷) امام غزالی نے منخول میں لکھا ہے "فاما ابو حنيفة فقد قلب الشريعة ظهرا لبطن وشوش مسلكها وغير نظامها" یعنی ابو حنیفہ نے شریعت کو الٹ دیا اس کی راہوں کو مشوش اور اس کے نظام کو مبدل کر دیا

میں مذکورہ بالا اقوال ائمہ و علمائے سنیہ کی تائید میں حنفیوں کا مسلمہ اخبار الفقیہ امرتسر مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۲۲ء پیش کرتا ہوں۔ جس میں مولوی ابو المحامد احمد علی صاحب حنفی مولوی اعظم گڈھی نے کتاب الجرح علی ابی حنیفہ مؤلفہ

ابوالقاسم بنارسی مطبوعہ سعید المطابع بنارس ۱۳۳۰ھ سے اہلحدیث کے مفصلہ ذیل عقائد دربارہ امام ابوحنیفہ درج کئے ہیں :-

(۱) امام ابوحنیفہ نے قرآن وحدیث بالکل نہیں پڑھا۔

(۲) امام ابوحنیفہ کو علم تفسیر وتاریخ مطلق نہ تھا۔

(۳) آپ کے خیالات مثل شیخ چلی کے تھے۔

(۴) ابوحنیفہ سے ایک حجام بہتر تھا۔

(۵) ابوحنیفہ کی فقہ بے علمی کی فقہ تھی۔

(۶) ابوحنیفہ مرجیہ وجہمیہ وزندیق تھے اور مرجیہ اسلام سے خارج ہیں لہذا حنفی بھی اسلام سے خارج ہیں۔

(۷) ابوحنیفہ نے شرک کی جرأت تام کی۔ لہذا وہ مشرک ٹھہرے۔

(۸) ابوحنیفہ کے نزدیک قرآن کی کچھ قدر نہیں۔

(۹) ابوحنیفہ مجتہد نہ تھے نہ ان میں شرائط اجتہاد موجود تھے۔

(۱۰) ابوحنیفہ شیطان کا سینگ تھا۔

(۱۱) ابوحنیفہ باغی تھا اور بغاوت ہی میں مرگیا۔

(۱۲) ابوحنیفہ کی ولادت کی تاریخ سگ ہے ۸۰ھ یعنی آپ کی ولادت کتا کے عدد سے ملتی ہے۔

(۱۳) ابوحنیفہ کی تاریخ وفات "بوکم جہاں پاک" ۱۵۰ھ ہے یعنی آپ مر گئے اور آپ کی بدبو سے جہاں پاک ہوگیا۔

(۱۴) ابوحنیفہ سے بڑھ کر مسلمانوں میں کوئی منحوس اور رذیل نہیں گذرا فقط

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

ہمیں یہ سنکر خوشی حاصل ہوئی ہے کہ اب دائرہ کی بجائے انجمن نعمانیہ اس میدان میں قدم زن ہونے لگی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ نعمانیہ کے مدرس اعلیٰ غلام مرشد صاحب کو وہ وقت یاد نہیں رہا۔ جب کہ ایک شیعہ لڑکے نے عین وعظ میں ان کا ناطقہ بند کیا تھا۔ جس کی وجہ سے آج تک منہ دکھانے کے قابل نہ رہے کیا دائرہ کا۔ اپنے رسالہ ص ۲۷ پر ایسا لکھنے سے کہ انجمن نعمانیہ ہند

ایک مبسوط کتاب لکھ رہی ہے۔ ہم ڈر جائیں گے؟ واللہ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں
کہ نعمانیہ والے ایک نہیں ہزار کتابیں لکھیں۔ لیکن نہیں یاد رہے کہ شیعہ انشاءاللہ نعمانی
کھڈی کا ایک ایک تار الگ کر کے دکھا دیں گے۔ میں بپاس خاطر ناظرین یہ بھی عرض
کر دوں کہ عبدالشکور صاحب اپنے رسالہ النجم میں موعظہ تحریف قرآن کا جواب بعنوان
تنبیہ الحائرین لکھ رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک آپنے اُن روایات متعلقہ تحریف قرآن کی
جو موعظہ تحریف قرآن میں کتب معتبرہ سنیہ سے پیش کی گئی ہیں۔ تردید نہیں کی اور
نہ انشاءاللہ کر سکیں گے۔ مگر برخلاف اس کے ہمارے ہاں کی وہ روایات تحریف پیش
کر رہے ہیں جن کی نسبت موعظہ تحریف قرآن میں قوانین الاصول و مجمع البیان
و منہج وغیرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ بعض اخباریوں (غیر مقلد) نے روایات ضعیفہ کی
بنا پر تحریف کا احتمال کیا ہے۔ اور جمہور مجتہدین اپنی تصانیف میں عقیدہ تحریف کو
باطل کرتے چلے آرہے ہیں پس ایسی حالت میں ضعیف اور ناقابل عمل روایات سے
آپ تمام طبقہ مقلدین و جمہور محدثین شیعہ پر کوئی حجت قائم نہیں کر سکتے۔ پس معلوم
ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اپنے مقلدین کو صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہم موعظہ تحریف
قرآن کا جواب لکھ رہے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک حرف کا بھی جواب نہ ہو۔ وائرہ نے اپنے
رسالہ صدہ پر ملا محسن کشمیری کو رافضی لکھا ہے۔ حالانکہ ملا محسن کشمیری کٹر سنی ہے۔
جیسا کہ خود اُسی کی کتاب سے ظاہر ہے۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ یہ لوگ اپنے
ہی علما پر رفض کا الزام لگا دیتے ہیں۔ دور نہ جایئے پہلے نظام بن سیار کو
ہی لیجئے۔ جو معتمد علمائے اہلسنت سے ہیں۔ لیکن چونکہ انھوں نے اقرار کیا ہے
کہ حضرت عمر نے بروز بیعت جناب فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلعم کے بطن مبارک
پر اس زور سے دروازہ گرایا کہ جناب محسن علیہ السلام شہید ہوئے اور یہ کہ حضرت
عمر چلاتے تھے کہ اس گھر کو یعنی جناب سیدہ کے گھر کو مع اُن لوگوں کے جو اس میں
ہیں جلا دو اور گھر میں سوائے علی و فاطمہ اور حسن و حسین کے کوئی نہ تھا (ملل و النحل
علامہ شہرستانی) اس لئے صاحب ملل و النحل نے ان کی نسبت یہ بھی لکھ دیا کہ
نظام میلان رفض کی طرف تھا۔ یہ علمائے اہلسنت کا قاعدہ ہے جو کوئی حق و انصاف
عقیدہ اُنکے کہتا ہے اس کو رافضی کا خطاب عطا کرتے ہیں چنانچہ امام

فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر کو دیکھئے جن کے ثناء و صفت میں اڈیٹر اہلحدیث نے کئی اوراق سیاہ کئے ہیں۔ ان کی نسبت سنیوں کے امام ابن حجر عسقلانی لسان المیزان میں لکھتے ہیں "عن ابن الطباخ ان الفخر کان شیعیا یقدم محبۃ اہل البیت کمحبۃ الشیعۃ حتی قال فی بعض تصانیفہ وکان علی شجاعا بخلاف غیرہ"۔ ابن الطباخ کہتے ہیں۔ فخر رازی شیعہ تھے۔ کیونکہ وہ محبت اہل بیت کو مقدم سمجھتے تھے۔ جس طرح شیعہ محبت رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض تصانیف میں کہا کہ جناب امیر علیہ السلام شجاع تھے بخلاف غیروں کے۔ اسی طرح امام طبری کو جو مسلم امام اہلسنت ہیں بقول ابن روزبہان نے ابطال الباطل میں اس وجہ سے رافضی بنا دیا کہ اس نے روایت خانہ سوزی جناب سیدہ علیہا السلام کو لکھا۔ موجودہ زمانہ کے ہیرو جناب سر ڈاکٹر محمد اقبال اور خواجہ حسن نظامی صاحبان جیسی ہستیاں بھی کلمہ حق کہنے کی وجہ سے اس زد سے نہ بچ سکیں۔ پس اگر ملا محسن کشمیری کو دائرہ کی سرکار سے رافضیت کا خطاب ملا تو چنداں تعجب نہیں۔

حضرات مخالفین نے افترا پردازی کو اپنا شعار مذہب قرار دے رکھا ہے چنانچہ وہ اپنے رسالہ میں جسے ہزلیات کا مجموعہ کہنا چاہیئے۔ فرضی سورۂ نورین پر تنقید کرتے ہوئے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ سورہ نورین بعقیدۂ شیعہ قرآن موجودہ کا ایک حصہ ہے۔ اگر ملا محسن کشمیری نے دبستان المذاہب میں یہ اعتقاد شیعہ کی طرف منسوب کیا ہے تو اس کا قول شیعوں کے لئے حجت نہیں ہو سکتا یہ اس کا افترا ہے جو اس نے شیعوں پر باندھا ہے۔ شیعوں کی کسی کتاب حدیث میں سورہ نورین کا ذکر اور نام تک منقول نہیں۔ چہ جائیکہ اس کے الفاظ لکھے ہوں۔ برخلاف اس کے سنیوں نے لکھا ہے کہ سورہ خلع و حفد موجودہ قرآن میں نہیں ہیں اور جلال الدین سیوطی نے اتقان فی علوم القرآن کے آخر میں ان دونوں سورتوں کو لفظ بلفظ درج کیا ہے اور لکھا ہے کہ فلاں فلاں ان کو قرآن سمجھتے تھے۔ پس ہم نے تو دکھا دیا کہ اہلسنت ان ہر دو سورتوں سے موجودہ قرآن کو خالی مانتے ہیں۔ کیا دائرۃ الاصلاح اور اس کے معاونین ہماری کسی کتاب حدیث سے

سورۂ نورین کا وجود اسی طرح ثابت کر سکتے ہیں ذالکہم شیعوں کا ایمان تو یہ ہے کہ قرآن مجید جو اس وقت بین الدفتین موجود ہے۔ یقیناً کلام خدا ہے اور تمام تحریفات سے مبرا و منزہ ہے۔ ہمارے اس عقیدہ کی شہادت مخالفین نے بھی دی ہے۔

(۱) مرزائیوں کی کتاب عسل مصفےٰ میں لکھا ہے "بڑے بڑے فضلاء و محققین اہل تشیع کا اس پر اتفاق ہے یہی قرآن مجید جو دنیا میں موجود ہے۔ زمانہ رسول صلعم صحابہ و تابعین میں بھی تھا اور یہی بلا تغیر و تبدل خرفے یا حرکتے موجود ہے"

(۲) شمس العلماء شبلی نعمانی قرآن مجید کے معتبر ہونے کی زبردست دلیل یہی دیتے ہیں کہ فرقہ شیعہ بھی اسے مانتا ہے۔ دیکھو اخبار الضیاء لاہور ۹/۱۶ اکتوبر ۱۹۱۴ء۔

(۳) شاہ عبدالعزیز دہلوی تحفہ اثنا عشری صفحہ ۲۲۳ پر لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کہ بلا شبہ حضرات آئمہ سے انکے (شیعوں کے) نزدیک منقول بتواتر ہے اور ہمیشہ آنحضرت اس کو نماز اور نماز کے سوا تلاوت میں پڑھتے تھے اور امام حسن عسکری اور اماموں نے اس کی تفسیر کی ہے اور اپنے کلام میں اس کی آیتوں اور الفاظ سے گواہی چاہتے ہیں۔

پھر اسی تحفہ کے باب ۵ صفحہ ۲۵۵ پر لکھتے ہیں کہ تمام روایتوں امامیہ میں موجود ہے کہ جملہ اہلبیت یہی قرآن پڑھتے تھے اور عام و خاص کے ساتھ اسی کے وجوہ پر تمسک کرتے تھے اور اسی سے گواہی چاہتے تھے اور اسی کی آیتوں کی تفسیر کرتے تھے۔ وہ تفسیر کہ حضرت امام حسن عسکری کی ہے۔ یہی قرآن ہے لفظ بلفظ لڑکوں اور کنیزوں اور خادموں اور اہل وعیال کو جو تعلیم فرماتے تھے وہ یہی قرآن ہے۔ اس کے پڑھنے کا نماز میں حکم کرتے تھے۔ انتہی بقدر حاجت۔

لیکن برخلاف اس کے خوارج کا یہ کہنا کہ چونکہ قرآن مجید کے جامع حضرات ثلٰثہ ہیں۔ اس لئے شیعوں کا ایمان (معاذاللہ) قرآن مجید پر نہیں۔ پس اس کے جواب میں ہمیں یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اگر زمانہ شیخین میں قرآن جمع ہو چکا تھا۔ تو جناب عثمان نے قرآن کیوں جلوائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ثلاثہ نے

اس قرآن کو جمع ہی نہیں کیا۔ بلکہ حسب روایات اہلسنت اس کا جامع زید ہے۔ اور
محض جامع سے کسی کلام کی تعظیم و توہین لازم نہیں ہوتی۔ بلکہ تعظیم اس کی وجہ سے
ہوتی ہے جس کا کلام ہو۔ شیعہ اس کو کلام خدا جان کر اس کی تعظیم کرتے ہیں۔
اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم قرآن مجید کے کسی حکم کے منکر ہیں ہر معاملہ میں قرآن مجید
کو مقدم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ہماری کتب احادیث میں مذکور ہے کہ اگر کسی روایت
کی صحت مطلوب ہو۔ تو "فاعرضوہ علی کتاب اللہ فان وافقہ فاقبلوہ والا
فردوہ" یعنی اس روایت یا حدیث کو کتاب اللہ پر عرض کرو اگر موافقت کرے
تو قبول کرو ورنہ بصورت دیگر رد کر دو۔ اور حدیث صحیحہ انی تارک فی کم الثقلین
کتاب اللہ و عترتی اھلبیتی الخ ہمارا مذہب ہے۔ ہاں آپ شاید کلام عمر جان
کر اس کی تعظیم کرتے ہوں۔ کیونکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفا
میں لکھتے ہیں۔ کہ قرآن حضرت عمر کی رائے پر نازل ہوتا تھا (معاذ اللہ) قرآن کو
پہچاننے کا معیار یہ نہیں کہ اسے کس نے جمع کیا۔ اس کا معیار تو اس کی تحدی
ہے اور اس تحدی کا درست ہونا ہمارا ایمان ہے کہ وعدہ الٰہی سچا ہے "فاتو
بسورۃ من مثلہ" اس واسطے کسی کی طاقت نہیں کہ اس میں کسی قسم کا تغیر و
تبدل کر سکے۔ یہی تو قرآن مجید کے معجزہ ہونے کی بین دلیل ہے کہ یہ کلام پاک
غیر معصوم ہاتھوں اور ایسی ہستیوں کے ذریعہ جو تغیر و تبدل کی قدرت نہ رکھتی
تھیں۔ ہم تک من وعن پہنچا۔ غور طلب امر ہے کہ اگر خداوند عالم نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو فرعون جیسے دشمن کے ظلم سے محفوظ رکھا یا اسی خصم کو حضرت موسےٰ
علیہ السلام کی زندگی کے لئے ذریعہ بقا بنا دیا تو کیا اس سے فرعون کے واسطے
کوئی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ واللہ ہرگز نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کا فرعون کے عہد میں پرورش پانا۔ قتل سے بچ جانا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام
کے واسطے باعث فضیلت ہے اور اکرام خداوندی کا نشان ہے۔ لیکن
فرعون کی ذات کے لئے اس سے کچھ بھی وقعت ثابت نہیں ہوتی۔ اسی طرح
اگر قرآن مجید ثلاثہ کے ہاتھوں ہم تک پہنچا تو ہم قرآن مجید کی عظمت کے دل سے
قائل اور مقر ہیں۔ لیکن جس طرح فرعون حضرت موسےٰ علیہ السلام کی بقا میں

کسی نعمت اور فضیلت کا مستحق نہیں۔ ہم بھی ان حضرات کو کسی فضیلت کا سزا وار نہیں جانتے۔

ہاں اہلسنت کے نزدیک موجودہ قرآن مجید ناقص ہے۔ جس کا ثبوت کتب معتبرہ اہلسنت سے پیش کرتا ہوں۔ سنیئے بقول عبداللہ بن عمر اس قرآن کا بہت سا حصہ اس میں نکل گیا ہے اور کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے پورا اور مکمل قرآن تمسک کیا ہے۔ (اتقان) (۲) سورہ احزاب جناب رسالتمآب صلعم کے عہد مبارک میں پوری دو سو آیتیں تلاوت کی جاتی تھیں (اتقان) موجودہ قرآن میں اب تہتر یا تہتر آیات ہیں۔ ابی کعب نے کہا اگر یہ سورت پوری رہنے دی جاتی تو سورہ بقر کے برابر ہوتی (اتقان)

(۳) سورۂ توبہ کے تین حصہ نادارد (در منثور)

(۴) سورہ خلع اور حفد موجودہ قرآن سے کم ہو گئے (اتقان)۔ اب اہل بصیرت خود اندازہ لگالیں کہ کس فرقہ نے قرآن کو ناقص کہا ہے۔

علاوہ بریں اب میں دکھاتا ہوں کہ اہلسنت کے ہاں قرآن مجید کی قطعاً عزت و حرمت نہیں ہے۔

(۱) فرقہ حنفیہ تو کتابت کلام اللہ بول اور نجس خون سے اور مردار کی کھال پر جائز سمجھتا ہے۔ جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔

(۲) اہلسنت کے امام حضرت عثمان نے قرآنوں کو جلایا اور پھاڑا جو یقیناً خلاف احترام ہے۔

(۳) اہلسنت کا یہ مذہب ہے کہ قرآن کو مقدم نہیں رکھنا چاہئے۔ اور اس لئے انہوں نے کہا ہے کہ وہ حدیث جس کا یہ مضمون ہے "کہ ہر حدیث کو کتاب اللہ پر عرض کرو۔ اگر اس کے موافق ہو تو عمل کرو ورنہ چھوڑ دو" موضوع ہے۔ وقال الخطابی وضعته الزنادقہ (رسالہ شریف جرجانی) اور اسے زندیقوں نے وضع کیا ہے اور سفر السعادت میں ہے کہ "ایں حدیث از موضوعات است"

(۴) حضرات اہلسنت قرآن مجید کو خبر واحد سے منسوخ کر دیتے ہیں از جملہ

الماصول) اور جب چاہتے ہیں۔ اجماع سے قرآن کو منسوخ کر دیتے ہیں۔
"فلذا الاجماع یجوز ناسخا الکتاب والسنۃ" بلکہ قیاس سے بھی و
ذکر فی بعض الکتب ان النسخ یجوز عند ابی القاسم بالقیاس
الجلی دون الخفی (شرح اصول بزدوی)

(۵) حضرت عمر ہمیشہ توریت پڑھا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم سے کہا
کرتے کہ اسے قرآن میں شامل کریں (مشکوٰۃ) اسی لئے ان کے ہاں حکم ہے
کہ اگر نماز میں بائیبل (انجیل و توریت) بطور ذکر پڑھیں تو یہ قرأت کافی ہوگی۔
اور نماز فاسد نہ ہوگی۔ (در مختار)

(۶) قرآن مجید میں ہر سورت کیساتھ بسم اللہ ہے۔ لیکن اس فرقہ کو اس
سے ایسی نفرت ہے کہ اسے نماز میں ہر سورت کیساتھ نہیں پڑھتے وغیرہ
وغیرہ۔ چونکہ مضمون کے طول ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے فی المحال اسی
پر اکتفا کی جاتی ہے۔ العاقل تکفیہ الاشارہ۔

بعض نادان و علم سے بے بہرہ اشخاص شیعوں
پر یہ طعن بھی کیا کرتے ہیں۔ کہ مصحف فاطمہ، جعفر جامع اور جعفر ابیض وغیرہ
جیسی برائے نام کتابیں شیعوں میں ہیں۔ اس کے متعلق اگرچہ کچھ لکھوں تو
طول ہوگا۔ اس لئے گذارش کرتا ہوں کہ رسالہ فتح المبین بجواب دو ورقہ
کرم الدین ساکن بھیں در بارہ مناظرہ چکوال ملاحظہ فرمائیں۔ انشاءاللہ
تسلی ہو جائے گی۔ اگر تحریف قرآن کے متعلق مفصل اور مکمل بحث دیکھنی
منظور ہو تو دفتر اصلاح کھجوہ سے الشمس بجواب النجم کی تمام جلدیں اور صدالسارق
منگوا کر ملاحظہ کریں۔ ان میں رئیس الخوارج عبدالشکور صاحب لکھنوی کے
ان تمام اتہامات متعلقہ تحریف قرآن کی جو اس نے شیعوں پر لگائے ہیں۔
ایسی تردید کی ہے کہ آج تک عبدالشکور صاحب سے اس کا جواب نہ ہو سکا
حالانکہ منجانب ایڈیٹر اصلاح دام ظلہ پانچسو روپیہ انعام بھی رکھا گیا۔ لیکن
صدائے بر نخواست۔

استفتا از جمیع علماء اہلسنت

دائرۃ الاصلاح نے اپنے رسالہ کے صہ ٢٦ پر لکھا ہے کہ قرآن مجید کلام الہی ہے اور اس میں غلطی کہاں الخ۔ یہ امر یقینی ہے کہ جس کلام میں اغلاط ہوں وہ یقیناً کلام خدا نہیں اور نہ ہوسکتا ہے۔ اور جو قرآن مجید میں غلطی کا قائل ہو وہ کاذب اور مفتری ہے۔ لہذا اسی معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے میں دائرہ اور انجمن نعمانیہ ہند لاہور اور جمیع علمائے اہلسنت سے استفتا کرتا ہوں کہ وہ ام المومنین والمسلمین عائشہ اور عثمان بن عفان کی نسبت کیا فتویٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ جنہوں نے آیات کلام الہی میں اغلاط کا ہونا تسلیم کیا ہے۔ دیکھو تفسیر در منثور۔ اتقان۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر معالم التنزیل اگر باقوال عائشہ و عثمان مندرجہ تفاسیر مذکورہ آیات میں غلطیاں ہیں تو کیا یہ آیات کلام الہی میں شامل ہوسکتی ہیں یا نہیں؟ اگر غلطیاں نہیں۔ (اور یقیناً نہیں ہیں) تو کیا عائشہ و عثمان قابل .... نہیں ٹھیرتے اور کیا امام سیوطی۔ امام فخر رازی۔ و امام بغوی سنی تھے یا شیعہ اور خاص کر عثمان صاحب سنیوں کے خلیفہ ہیں یا شیعوں کے اور حضرت عائشہ کا مذہب بھی کم از کم انکے ساتھ ہی اعلان ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اغلاط والی روایتوں کا ان سب بزرگوں سے تعلق ہے اب میں عوام الناس پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے مخالفین اس روشنی کے زمانہ میں بھی دیانتداری سے کام نہیں لیتے اور خلاف بیانی کرنے سے ذرا نہیں شرماتے چنانچہ رسالہ مذکورہ کے صہ ٢٦ پر لکھتے ہیں "کہ اگر اہلسنت مخالف قرآن ہوتے تو اسے اقصائے عالم میں کیوں پھیلاتے اور کیوں نہ روافض کی طرح بتاتے کہ اصل قرآن علیؓ نے جمع کیا تھا۔ جسے مخالفین نے ظاہر نہ ہونے دیا۔ اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔ یعنی موجودہ قرآن سے تین گنا الخ"

اس عبارت میں خط کشیدہ فقرات قابل غور ہیں لہذا نمبر وار جواب

عرض کیا جاتا ہے:۔

نمبر۱۔ قولِ خصم سے معلوم ہوا کہ قرآن کا پھیلانا معیارِ ایمان ہے۔ تو بس آج سے مرزائیوں کو بھی مومن کامل مانئے کیونکہ وہ بھی یہی کہتے پھرتے ہیں۔ کہ وہ اشاعت قرآن کرتے ہیں۔ اور یہ کہ انہوں نے قرآن کا غیر زبانوں میں ترجمہ کیا اور اس کو غیر ممالک میں پہنچایا۔ اسی طرح چکڑالوی بھی کہتے ہیں۔ کہ قرآن کو پھیلانے والے وہی ہیں اور یہ کہ وہ قرآن کے سوا اور کوئی چیز پھیلاتے ہی نہیں۔ اور یہ کہ انہوں نے انجمن اشاعت القرآن بنائی ہے اور یہ کہ وہ رسالہ اشاعت القرآن نکالتے ہیں۔ اگر آپ کہیں، کہ ان فرق ضالہ کو اشاعت قرآن کا کوئی فائدہ اخروی نہیں۔ تو اسی طرح ہر ضال کا یہی حال ہے کسے باشد بکر یا عمر

اصل قرآن کی مخالفت کے دو طریقے ہیں۔ ایک ظاہری مخالفت جیسے عثمان صاحب کا قرآنوں کا جلانا اور پھاڑنا اور ولید کا کلام اللہ پر تیر برسانا وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے مفہوم و مطالب قرآن کی مخالفت ہے جیسے ابوبکر صاحب کا خلاف قرآن روایت" نحن معاشر الانبیا لا نرث ولا نورث الخ سے دختر رسول صلعم کو وراثت پدری سے محروم کرنا اور عمر صاحب کا خلاف قرآن کا یہ فتویٰ دینا کہ اگر بحالت جنب پانی نہ ملے تو نماز ہی نہ پڑھو (بخاری) اور تمامی اہلسنت کا مسح رجلین کی بجائے غسل رجلین کرنا وغیرہ وغیرہ پس ثابت ہوا کہ مذہب اہلسنت ہر طرح سے مخالف قرآن ہے۔

نمبر۲۔ شیعوں پر بے جا اعتراض کرنا مخالفین کی عادت ہو چکی ہے لیکن اہل انصاف سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ایسا اعتراض کرنے والا یقیناً اپنی ہی کتب سے ناواقف ہے۔ چنانچہ مفصلہ ذیل کتب معتبرہ سے ظاہر ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے بعد وفات سرور کائنات صلعم قرآن مجید کو مطابق تنزیل جمع کیا۔

(الف) حضرت علیؑ کا مصحف بہ ترتیب نزول تھا۔ شروع میں

سورہ اقرأ پھر سورۂ مدثر۔ پھر سورۂ قلم اسی طرح پہلے سب مکی سورتیں پھر مدنی سورتیں۔ (حاشیہ بخاری پارہ بیسواں صـ ۱۲۷ کتاب فضائل القرآن (کما فی آئینہ مذہب سنی) و تفسیر اتقان جلال الدین سیوطی۔

(ب) تاریخ الخلفاء سیوطی میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے یہ عہد کیا تھا کہ سوائے نماز کے کبھی چادر نہ اوڑھوں گا۔ تا وقتیکہ قرآن شریف جمع نہ کر لوں۔ چنانچہ اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ آپ نے قرآن شریف کو اسی ترتیب کے ساتھ جمع کیا تھا۔ جس طرح کہ وہ نازل ہوا تھا۔ محمدؐ بن سیرین کہتے ہیں۔ کہ اگر وہ قرآن شریف ہم تک پہنچتا۔ تو حقیقت میں علم کا بڑا ذخیرہ ہوتا۔ اس مضمون کو سیوطی نے تفسیر اتقان میں اور ابن عبدالبر نے استیعاب میں لکھا ہے۔

(ج) براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ ابن حجر مکی میں لکھا ہے کہ جناب علیؑ نے فرمایا "سوگند بخدائے کردہ ام کہ ردائے بر دوش نگیرم مگر برائے صلوٰۃ تا وقتیکہ قرآن را جمع کنم و ازینجہت زعم کردہ اند کہ قرآن را بر وفق تنزیل نوشت محمدؐ بن سیرین گوید کہ اگر باں کتاب میرسیدم علم در آں بود الخ

(د) شمس العلماء شبلی نعمانی نے بھی اقرار کیا ہے کہ جو قرآن مجید حضرت علیؑ نے مرتب کیا تھا۔ اس کی ترتیب موجودہ قرآن کے بالکل مختلف تھی۔ دیکھو اخبار الضیاء مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۴ء صـ ۶ کالم ۱

(ر) کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب میں یوں مرقوم ہے "وکان بالمشهد الشریف الغروی مصحف فی ثلاث مجلدات بخط حضرت امیرالمومنین کرم الله وجهه احترق حین احترق المشهد ثلاث و خمسین و سبعمائة یقال انه کان فی اخره کتب علیؑ ابن ابی طالب"۔

یعنی مشہد شریف غروی میں ایک قرآن مجید تین جلدوں میں دستخطی

حضرت علیؑ مرتضےٰ علیہ السلام تھا اور ۷۵۳ھ جبکہ مشہد شریف جلی قرآن مجید بھی جل گیا۔ اور اس کے آخیر میں لکھا تھا کتب علیؑ ابن ابیطالبؑ

اب رہا یہ سوال کہ حضرت علی علیہ السلام نے وہ قرآن اپنے زمانہ خلافت میں کیوں رائج نہ کیا۔ تو اس کے جواب وہ پہلے وہ سنی علماء محدثین ہیں۔ جنہوں نے اس واقعہ کو تسلیم کیا ہے۔ لیکن چونکہ اس وقت مخالف کا اعتراض شیعوں پر ہے۔ اس لئے ہم کما حقہٗ اس کا جواب عرض کرتا ہوں سنئے:۔

چونکہ ہر دو قرآنوں میں آیات ایک جیسی تھیں۔ اس لئے آپ نے موجودہ قرآن کو بند نہیں کیا۔ رہا تقدیم و تاخیر سور و تشریح و تفسیر آیات ان کو آپ زبانی ظاہر فرماتے رہے۔ اس میں کچھ قباحت نہیں اس اختلاف عظیم کے وقت آپ کا لکھی ہوئی کتاب رائج نہ کرنا یقیناً مصلحت پر مبنی تھا۔ کیونکہ نہیں تو مسلمانوں کے پاس دو قرآن ہو جاتے اور یہ دونوں انجیلوں کی طرح جامعوں کی طرف منسوب ہوتے۔ اور انہیں قرآن عثمان و قرآن علیؑ کہا جاتا۔ پس حضرت نے اسلام اور اہل اسلام پر احسان کیا۔ آپ دور اندیش تھے۔ اور جو کچھ بھی کرتے تباسئی رسول صلعم کیا کرتے چنانچہ رسالتماب صلعم نے بھی کئی دفعہ ایسی ہی دور اندیشی سے کام لیا ہے ملاحظہ ہو:۔ "تاریخ خمیس و یار بکری" وعن عائشہ قالت کان الاسلام فرق بین زینب و بین ابی العاص الا ان رسول اللہ لا یقدر ان یفرق بینہما و کان مغلوبا بمکۃ" یعنی اسلام نے حضرت زینبؑ اور ان کے شوہر ابی العاص میں جدائی ڈال دی تھی۔ مگر رسول اللہ صلعم اس پر قادر نہ تھے۔ کہ دونوں کو جدا کر سکیں۔ کیونکہ مکہ میں مغلوب تھے (فرمایئے کیا یہ معمولی بات ہے؟)

(۲) حضرت صلعم نے خانہ کعبہ کی ترمیم و تعمیر کو بخوف قوم عائشہ چھوڑ دیا اور فرمایا کہ اے عائشہ اگر تیری قوم تازہ مسلمان نہ ہوتی تو ہم خانہ کعبہ کو توڑ کر پھر سے بنواتے (صحیح بخاری)

(۳۲) صلح حدیبیہ میں جناب رسالتمآب صلعم صلحنامہ میں محمدؐ "رسول اللہ" لکھوانا چاہتے ہیں لیکن کفار نہیں لکھنے دیتے۔ بالآخر حضرت صلعم صبر فرماتے ہیں اور لفظ "رسول اللہ" کو کاٹ کر محمدؐ ابن عبداللہ لکھتے ہیں۔ چونکہ اہلسنت کے پیرو حضرت عمر وہاں موجود ہوتے ہیں اور بوجہ منہاج النبوت سے ناواقف ہونے کے اور معرفت نبیؐ کے حاصل نہ ہونے کے فوراً نبوت خاتم الرسلؐ میں شک کر بیٹھتے ہیں۔ معالم التنزیل۔ پس جن صاحبان کو معرفت امام حاصل نہیں۔ وہ اپنے پیرو کی تقلید میں جناب امیر علیہ السلام کی ذات خجستہ پر زبان اعتراض دراز کرتے ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ نبیؐ اور امامؑ کے تمامی اقوال و افعال پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہر حالت میں اس شعر پر عمل پیرا ہیں سے

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر ۔۔۔ گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر

عس۳۳ شیعوں کا یہ اعتقاد ہے کہ صحیفہ علیؑ میں نفس قرآن اسی قدر تھا۔ جو اس وقت موجود ہے۔ لاکن زیادتی احادیث قدسیہ کی تھی۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ منجانب اللہ جو کچھ جناب رسالتمآب صلعم پر نازل ہوتا رہا۔ وہ سب سترہ ہزار آیات تھیں۔ چنانچہ قوانین الاصول سے اعتقاد شیعہ ذیل میں درج کرتا ہوں:۔ وکلام الصدوق فی الاعتقاد انہ ان المراد بما ورد فی الاخبار الدالۃ علی ان فی القرآن الذی جمعہ امیر المومنین علیہ السلام کان زیادۃ لم تکن فی غیرہ انما کانت من باب الاحادیث القدسیہ لا القرآن انتہی بلفظہ۔" یعنی علامہ حضرت صدوق علیہ الرحمۃ کا کلام قرآن علیؑ کے متعلق یہ ہے کہ حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ علی علیہ السلام نے جو قرآن جمع کیا تھا۔ اس میں جو زیادتی ہے وہ اس کے سوا کسی اور قرآن میں نہیں ہے۔ وہ زیادتی نفس قرآن میں نہیں تھی۔ بلکہ اُس میں احادیث قدسیہ بھی جمع کی گئی تھیں۔ پس ان شواہد کے ہوتے ہوتے شیعوں کو مورد الزام ٹھیرانا گویا انصاف کا خون کرنا ہے۔ لیکن جن لوگوں کا شعار ہی افترا پردازی ہے وہ کلمہ حق پر کب کان دھرتے ہیں۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے ہر ایک اعتراض کا مدلل و مبرہن جواب دیا گیا ہے۔ امید ہے

کہ اہل بصیرت اس رسالہ کو نظرِ انصاف سے ملاحظہ فرما کر حق و باطل کا موازنہ
کریں گے۔ میں نے یہ رسالہ محض احقاقِ حق و ابطالِ باطل کے لئے لکھا ہے
جو حضرات اس سے مستفیض ہوں۔ اُن سے دُعائے خیر کی استدعا کرتا
ہوں۔ اب رسالہ کے آخر میں ایک نوٹ درج کرتا ہوں۔ جو ناظرین کی دلچسپی
سے خالی نہ ہوگا فہو ھذا:۔

نوٹ:۔ دائرۃ الاصلاح اپنے رسالہ مذکور کے صفحہ ۲ پر شیخ غلام یٰسین
کے اشتہار کا حوالہ دیکر لکھتی ہے۔ کہ چونکہ شیعوں میں کوئی حافظ قرآن نہیں
ہوتا۔ اس لئے تدکنگ پونچکر انعام حاصل نہ کر سکے۔" اس عبارت کو پڑھ
کر میں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ اراکین دائرہ کو راست بیانی سے کچھ سروکار نہیں
کیونکہ جس بات کا ایک دفعہ جواب دیا جاچکا ہے۔ اُسے پھر یہ خوارج سادہ لوح
مسلمانوں کے بہکانے کی غرض سے پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ شیخ غلام یٰسین
کے اشتہار کا جواب انہی دنوں میں دیا گیا تھا۔ جس کا تاحال کوئی جواب
نہیں ملا۔ ملاحظہ ہو انجمن جعفریہ ایسوسی ایشن پنجاب لاہور کی کھلی چٹھی مورخہ
یکم فروری ۱۹۲۳ء بنام غلام یٰسین معرفت سیکرٹریان انجمن معین الاسلام
و دائرۃ الاصلاح لاہور۔ لہٰذا میں پھر اسی اشتہار کو اطلاعِ عام کے لئے ذیل
میں درج کرتا ہوں اور خاکسار کی طرف سے بھی مضمون واحد سمجھنا چاہیئے۔

"بعد ما وجب واضح ہو کہ چند روز ہوئے کہ لاہوری خارجیوں نے آپ کے
نام سے ایک انعامی اشتہار اس مضمون کے دیواروں پر چسپاں کیا۔ کہ
چونکہ شیعوں کا ایمان قرآن شریف پر نہیں۔ نیز یہ چونکہ اصحاب ثلٰثہ
سے بغض رکھتے ہیں۔ اس لئے کوئی شیعہ حافظ کلام اللہ نہیں ہو سکتا۔
(لیکن حضرت عمرؓ کو تو صرف سورۂ بقر ہی بارہ برس میں مشکل سے یاد ہوئی تھی)
اور یہ بخیال آپ کے اصحاب ثلٰثہ کا ایک روشن معجزہ ہے۔ اور نیز
یہ کہ آپ شیعہ مذہب کے حافظ کلام اللہ کو پچیس روپیہ انعام دیں گے۔ چونکہ
لاہوری خارجی ہم سے مغلوب ہونے کی وجہ سے دب چکے ہیں اور کھلم
کھلا میدان مقابلہ میں نہیں آتے۔ اس لئے انہوں نے آپ کی آڑ پکڑ کر

عوام کو گمراہ کرنے کی سعی بے سود کی ہے آپ سے بھی ہم بخوبی واقف ہیں۔ ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آیا واقعی آپ نے ایسی جرأت کی ہے۔ اگر یہ درست ہے اور آپ کو واقعی ثلٰثہ کے اس معجزہ پر ایمان ہے۔ تو آپ اپنی قلم سے مضمون اشتہار لکھ کر ہمارے پاس بھیجدیں اور نیز یہ بھی تحریر فرمادیں کہ اگر شیعہ اصحاب ثلٰثہ کے اس معجزہ کو باطل کردیں تو آپ ثلٰثہ کو چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ جن کا معجزہ باطل ہوجائے۔ وہ خود باطل ہوجائیں گے پھر ہم ایک تاریخ مقرر کرکے ایک عام جلسہ میں کلام اللہ کا بے نظیر حافظ شیعہ مذہب آپ کے سامنے پیش کریں گے۔ اور آپ کو اختیار دیں گے کہ جس طرح چاہیں ان کا امتحان کرلیں۔ اور نیز آپ کو تلہ گنگ سے لاہور اور واپسی کا کرایہ اور واجبی سفر خرچ بھی دیا جائے گا ہم کئی شیعہ حفاظ آپ کے سامنے پیش کرسکتے ہیں۔ لیکن چونکہ معجزۂ ثلٰثہ کے ابطال کے لئے ایک ہی شیعہ کافی ہے اور آپ نے بھی ایک ہی کی خواہش کی ہے۔ اس لئے اس جلسہ میں صرف ایک ہی آپ کا اطمینان کرے گا۔ اگر اس چھٹی کے بعد آپ نے لیت و لعل کی تو ثابت ہوجائے گا کہ نہ تو ثلٰثہ کا کوئی معجزہ ہے اور نہ آپ کو ثلٰثہ پر اعتبار ہے۔ اور یہ کہ آپ بوٹوں کی بکری کے لئے اپنی دکان کی عمری شہرت چاہتے ہیں اس کے متعلق مزید کارروائی جناب مولانا حافظ کفایت حسین صاحب ممتاز الافاضل نے کی جو اخبار در نجف مجریہ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۳ء سے درج کیجاتی ہے جس کا عنوان یہ ہے۔

فریب ظاہر ہوگیا

اہل عالم اپنی اپنی ترقی کے اسباب بہم پہنچانے میں مختلف کوششیں کرتے ہیں۔ کوئی شخص علم حاصل کرتا ہے کوئی تجارت میں کوشش اور محنت کرتا ہے لیکن بعض نا اہل اپنی ترقی محض اس امر میں سمجھتے ہیں کہ کسی مذہب خواہ مخواہ حملہ کرکے جہاں پر ظاہر کریں کہ ہم اپنے مذہب پر نہایت راسخ العقیدہ ہیں اور ہر وقت اپنے مذہب کی امداد کرنے کو تیار رہیں۔ اب تک دکانوں کی ترقی انکے مال کی خوبی سے سمجھی جاتی تھی۔ لیکن حاجی غلام یاسین ساکن تلہ گنگ نے اپنی دکان کی ترقی کے لئے یہ اشتہار جاری کیا کہ اگر کوئی شیعہ قرآن مجید حفظ سنا دے تو اس کو انعام دیں گے

مدیہ انعام دیا جاویگا۔ خاکسار نے فوراً ایک نوٹس رجسٹری شدہ حاجی مذکور کے نام روانہ کیا کہ تم امن کی ذمہ داری کی مجھ کو اطلاع دو۔ میں خود تلہ گنگ پہنچکر اس طرح قرآن مجید سنا دوں گا۔ کہ اصحاب ثلاثہ کا کوئی مرید ہرگز اس طرح نہ سنا سکے گا۔ اور اگر میں نے نہ سنایا تو میں خود اپنے مذہب سے توبہ کرونگا ورنہ تم کو اپنے باطل مذہب سے توبہ کرنی پڑے گی۔

اس نوٹس کا جواب یہ پہنچا کہ آپ یہاں آجائیے۔ اس کے بعد ہم اور آپ دونوں ملکر امن کی درخواست دیگے۔ اس کے بعد میں نے پھر نوٹس دیا۔ اور اس میں لکھا کہ اشتہار تمہاری طرف سے جاری ہوا ہے لہذا تم پر واجب ہے کہ امن کی ذمہ داری کرو۔ اگر ہم خود تم کو مدعو کرتے یا چیلنج دیتے تو بیشک ہم خود امن کا بندوبست کرتے۔ اب تمہارے اوپر فرض ہے کہ تم کو ایک ہفتہ کے اندر امن کا بندوبست کر کے مطلع کرو۔ ورنہ ہم تم کو ایک مفسدہ پرداز شخص خیال کریں گے۔ اس نوٹس کا جواب بھی یہی آیا۔ جسے ہم لکھ چکے ہیں۔ پھر ہم نے نوٹس دیا۔ کہ اول تو ہم تلہ گنگ ہی میں آنے کیلئے تیار ہیں بشرطیکہ تم امن کے ذمہ دار بنجاؤ۔ لیکن اگر تم ایسا کرنا نہیں چاہتے تو یہ کرو۔ کہ ہم اور تم دونو ملکر لاہور چلیں اور وہاں کوئی مقام تجویز کر کے ہم قرآن مجید سنا دیں۔ اس کا جواب ایک ہفتہ کے اندر پہنچ جانا چاہیئے اس نوٹس کو دیئے ہوئے کئی روز ہو گئے ہیں۔ لیکن اب تک کوئی جواب نہیں آیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص محض اپنی دوکان کو چلانا چاہتا ہے۔ ہم نے یہ بھی لکھ دیا تھا۔ کہ ہم کو پچاس روپے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ کرایہ آمد و رفت بھی اپنے پاس سے ہی خرچ کریں گے۔ لیکن وہاں تو وہی مرغ کی ایک ٹانگ ہے۔ لہذا اب ہم بذریعہ ذوالنجف نوٹس دیتے ہیں کہ اگر حاجی غلام یٰسین صاحب ساکن تلہ گنگ کو تحقیق حق منظور ہے تو وہ امن کی ذمہ داری اور تاریخ معین کر کے ہم کو اطلاع دیں۔ تاکہ ہم خود تاریخ معینہ سے ایک یا دو روز قبل تلہ گنگ پہنچکر مجمع عام میں قرآن سنا دیں اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح قرآن سنا دیں گے کہ کوئی سنی المذہب نہ سنا سکے گا۔

جناب مولانا وہی بزرگوار ہیں جنہوں نے اماوہ میں تین دن میں بحساب ۲¼ گھنٹے فی روز پورا قرآن مجید سنا کر سنی حفاظ سے تحریری سند حاصل کی جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"ہم، میں تمام و چند حفاظ نے حافظ کفایت حسین صاحب سے پورا قرآن پاک تین یوم میں سنا الحمد للہ بہت اچھا یاد ہے اور یادداشت حافظ صاحب کی ہم قدر کرتے ہیں" محمد فضل الرحمن عفی عنہ۔ حافظ احسان الٰہی۔ حافظ نور الحسن۔ حافظ محمد شریف۔ حافظ شفیع محمد۔

حفظ قرآن کے متعلق بھٹنڈہ میں ایک خاص جلسہ ہوا جس کی کاروائی اخبار دربحف مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۳ء میں درج ہے اس میں سامعین کے معزز افراد صاحب صدر حکیم احمد علی صاحب سُنی و حسن محمد خاں صاحب و محمد حسن صاحب احمدی قادیانی۔ سید نذیر حسین صاحب شیعہ۔ عبد العزیز صاحب ہیڈ کنسٹیبل پولیس سُنی۔ منشی علی گوہر صاحب ہیڈ کنسٹیبل پولیس لالہ امرناتھ صاحب سب انسپکٹر پولیس نے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا:۔ "ہم نے حافظ سید نذیر حسین صاحب ساکن سونی پت کا آج قرآن شریف حفظ ہونے کا امتحان کیا۔ انکو جہاں سے بھی فرمائش کی انہوں نے نہایت صفائی سے بلا کسی تشابہ کے حفظ سنایا۔ اور ہم نے اطمینان کرلیا ہے کہ یہ حافظ صاحب مذہب کے شیعہ ہیں اور کلام ربانی کے حافظ ہیں"۔

علاوہ ازیں فیروزپور چھاؤنی میں حفظ قرآن کے متعلق ایک جلسہ ہوا تھا جس کی مفصل کاروائی درج ذیل کی جاتی ہے:۔

حفاظ شیعہ اور سنیت کی کرکری

جناب مولانا مرزا احمد علی صاحب امرتسری نے مجلس معراج گذشتہ چھاؤنی فیروزپور کے کھلے میدان میں مجمع کثیر میں پڑھی۔ اس میں اکثر اہلجماعت بھی شامل تھے اور محض انہی کیلئے یہ مجلس کھلے میدان میں کالے خاں سوم کے امام باڑہ کے مقابل منعقد کی گئی تھی تاکہ اہلجماعت دیکھیں کہ شیعہ علماء کیسے وعظ کرتے ہیں چونکہ فیروزپور میں مولانا کا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔ اس لئے اہلخلاف نے اس خیال سے کہ سنی وعظ سنکر سنیت کو نہ چھوڑ بیٹھیں۔ قریب کی مسجد میں وعظ کرایا۔ لیکن باوجود اس مزاحمت کے پھر بھی اکثر شائقین شامل ہوئے اور گھنٹی دو گھنٹے کھڑے سنتے رہے مولانا صاحب کا طرز بیان اور قوت استدلال اور استنباط قرآنی اور بیان نکات ایسا تھا کہ سُنی محو حیرت رہ گئے اور یہی کہتے اٹھے کہ ایسا وعظ کبھی نہیں سنا۔ اس کے بعد کباڑی بازار میں وعظ کا اشتہار دیا گیا اور چونکہ فخر الحفاظ جناب حافظ احمد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ اس لئے یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جو صاحب شیعہ حافظ کی قرآن خوانی سننا چاہیں وہ بھی بڑی خوشی سے آئیں اس اشتہار کو دیکھ کر چوہدری مہر الٰہی صاحب سُنی نے سُنیوں کی طرف سے اس مضمون کا رقعہ لکھا کہ اگر شیعہ حافظ متعدد مقامات قرآن شریف حفظ سنائے تو میں سو روپیہ انعام دونگا۔ انکو یہ جواب دیا گیا کہ چونکہ آپنے انعام مقرر کیا ہے اس لئے بہتر ہے کہ ایک غیر مسلم قرآن خواں منصف مقرر ہو تاکہ وہ قرآن سنکر یہ فیصلہ کرے کہ آیا ہم انعام پانے کے مستحق ہیں یا نہیں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ منصف تو ہم مقرر کرتے نہیں کیونکہ

بھائی باڑہ میں منصفوں نے ہی سنیوں کا بیڑا غرق کیا، لیکن اگر ہمارے خط کی تعمیل کی گئی تو ہم انعام ضرور دینگے ہم شریف ہیں وہاں بندا رہیں ایسے اور ویسے ہیں۔ کیا اسلئے آپ ہمپر اعتبار نہیں کرتے۔ جب دیکھا کہ یہ کسی طرح اصل مطلب پے نہیں آتے تو انہیں شمولیت کی اجازت دیدی گئی۔ اس خط و کتابت کے بعد جبکہ ہم انتظار میں تھے مولانا صاحب حافظ صاحب مومنین شہر فیروزپور تشریف لے آئے اور تھوڑے عرصے کے بعد اہلجماعت کا ایک گروہ بمع مولوی مطیع الحق دیوبندی و دیگر مولویان و حافظان کے تشریف لے آئے۔ پہلے کچھ عرصہ تک خاموش بیٹھے رہے۔ اس پر مولانا صاحب نے فرمایا کہ آپ غالباً ہمارے حافظ سے قرآن سننا چاہتے ہیں اور اپنے شرائط نامہ کے مطابق آئے ہیں۔ انہوں نے یک زبان کہا کہ ہاں۔ اہلجماعت نے مولوی مطیع الحق کو اور شیعہ نے مولانا مرزا صاحب کو اپنا صدر مقرر کیا۔ اس کے بعد مولانا مرزا صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ شیعوں کو قرآن شریف حفظ نہیں ہوتا۔ آیا کسی حدیث میں یا آیت میں ایسا آیا ہے۔ اگر نہیں تو پھر آپنے اسے اپنا عقیدہ کیوں بنا لیا ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا۔ کہ تمام فرق اسلام میں سے آپکے خیال میں صرف شیعوں ہی کو قرآن حفظ نہیں ہوتا۔ یا کوئی اور بھی ایسا فرقہ ہے جسے قرآن یاد نہ ہوتا ہو۔ جواب۔ صرف شیعوں کو حفظ نہیں ہوتا۔ مولانا مرزا صاحب۔ صرف شیعوں کو کیوں یاد نہیں ہوتا۔ جواب۔ یہ معجزہ ثلاثہ ہے کیونکہ شیعہ خلفاء ثلاثہ سے بغض رکھتے ہیں اس لئے انہیں قرآن یاد نہیں ہوتا۔ مولانا مرزا صاحب تو یہ ثلاثہ کی حقیقت کا معیار ہوا۔ جواب۔ ہاں۔ مرزا صاحب تو پھر آپنے سنانے پر سو روپیہ انعام کیوں مقرر کیا۔ اگر شیعہ حافظ نے قرآن سنا دیا تو معجزہ ثلاثہ باطل ہو گیا اور جسکا معجزہ باطل ہو جائے وہ خود باطل ہو گیا۔ اس لئے آپکو یہ عہد کرنا چاہیئے کہ اگر شیعہ حافظ نے قرآن کریم حسب شرائط نامہ سنا دیا تو آپ ثلاثہ کو چھوڑ دینگے اور شیعہ ہو جائینگے۔ جواب۔ ان کلمات سے ہماری دل آزاری ہوتی ہے۔ مولانا مرزا صاحب۔ میں نے کوئی کلمہ دل آزاری کا نہیں کہا۔ اگر دلیل دینے سے آپکی دل آزاری ہوتی ہے تو کیا آپکے اس قول سے ہماری دل آزاری نہیں ہوتی کہ ہم میں حفاظ قرآن نہیں۔ جواب۔ آپ مطلب کی بات کہئے۔ مولانا مرزا صاحب۔ بہت خوب۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ شیعوں کو اس لئے قرآن حفظ نہیں ہوتا کہ یہ ثلاثہ سے بغض رکھتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ تمام فرق اسلام میں سے صرف شیعوں ہی کو قرآن یاد نہیں ہوتا۔ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں جو لوگ خارجی گزرے ہیں اور جنہوں نے حضرت علی علیہ السلام پر خروج کیا اور جو دشمن اہلبیت ہوئے ہیں انہیں کبھی قرآن یاد ہو جاتا تھا۔ جواب۔ ہاں انہیں بھی یاد نہیں ہوتا تھا۔ مولانا مرزا صاحب تو معلوم ہوا کہ معاویہ عائشہ طلحہ و زبیر وغیرہم کو بھی قرآن یاد نہیں تھا۔ بہت خوب۔ جواب۔ آپ اصل مطلب پہ آتے ہی نہیں۔ مولانا مرزا صاحب۔ میں آپ کی

کہ کری کرنا چاہتا ہوں اور دنیا کو دکھانا چاہتا ہوں کہ عقل و سمجھ تو آپکے مذہب کے پاس سے بھی نہیں
چھو گئی۔ اچھا یہ تو فرمائیے کہ کیا شیعوں اور خارجیوں کے سوائے کوئی اور بھی فرقہ ایسا ہے جسے قرآن
حفظ نہیں ہوتا۔ جواب۔ کوئی نہیں۔ مولانا مرزا صاحب۔ تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک قادیانی مرزائیوں
کو جو آپکو یہودی کہتے ہیں اور جنکو تمام مسلمان کافر جانتے ہیں قرآن حفظ ہو جاتا ہے۔ لیکن نہیں
ہوتا تو شیعوں کو۔ واہ رہی عقل و دانش سنیاں۔ جواب۔ ان باتوں کو چھوڑیئے مولانا
مرزا صاحب۔ باتیں تو معقول ہیں اور معقول پسند انسے کبھی نہیں گھبراتے۔ اچھا آپ میں چودھری
مہر الٰہی صاحب کون ہیں۔ جواب۔ ہاں صاحب چودھری صاحب نے کھڑے ہو کر درشن کرائے
مولانا مرزا صاحب کیا آپ سو روپیہ ہمراہ لائے ہیں۔ جواب۔ نہیں۔ لیکن ہم انعام دینگے
اگر ہماری شرط کے مطابق قرآن سنا یا گیا۔ مولانا مرزا صاحب۔ آپ نے اپنے پہلے خط میں
لکھا تھا کہ انعام بر سر جلسہ دیا جائیگا۔ لیکن آپ انعام کا روپیہ لائے ہی نہیں تو اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ آپ گھر سے ہی اس خیال سے چلے ہیں کہ آپ وعدہ پورا نہ کریں گے۔ ایک وزیر آبادی
صاحب ایک کاغذ کا ٹکڑا دکھا کر۔ یہ لیجئے سو روپیہ کا نوٹ۔ یہ نوٹ کسی شیعہ کو نہیں دکھایا انکے
صدقے اپنے ہاتھ میں رکھا۔ مولانا مرزا صاحب۔ قرآن شریف منگا لیجئے تاکہ اختلاف کے
وقت اسے دیکھ لیں۔ مولوی مطیع الحق۔ قرآن شریف کو ہاتھ میں لیکر۔ کیا آپ اس صحیفۂ
عثمانی کو مانتے ہیں۔ مولانا مرزا صاحب۔ ہم تو اسے صحیفۂ عثمانی نہیں مانتے۔ ہم اسے صحیفۂ
رحمانی جانتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسے خدا کا کلام نہیں مانتے۔ ہم اللہ کے فضل سے اس
قرآن شریف کو جو آپ کے ہاتھوں میں ہے مانتے اور برحق جانتے ہیں۔ مولوی مطیع الحق۔ مجھ سے
غلطی ہو گئی صحیفۂ رحمانی ہی ہے۔ مولانا مرزا صاحب۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسے محض اس لئے
مانتے ہیں کہ اسے حضرت عثمان نے جمع کیا ہے تو آپ کی زبان سے بے تحاشا اس کی شان میں صحیفۂ
عثمانی نکلا۔ مطیع۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ قرآن کی مثل لا سکتے ہیں۔ مولانا مرزا صاحب۔ غلط بالکل
غلط۔ دروغ گوئی بر روئے من۔ جو لیاقت رکھے یا جو یہ تہام ناحق کسی پر لگائے اس پر خدا
فرشتوں نبیوں اور لوگوں کی لعنت ہو۔ ابھی یا تیجئے آپ گوں کے علماء کو بھائی بارہ میں ڈیل
کیا تھا۔ مطیع۔ اچھا صاحب آپ میں کوئی حافظ قرآن شامل ہے۔ مولانا مرزا صاحب۔ یہ
حافظ احمد صاحب آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ مطیع الحق۔ حافظ صاحب آپ شیعہ ہیں۔ حافظ صاحب
جی ہاں پکا شیعہ۔ مطیع الحق۔ آپ خلفائے ثلاثہ کو مانتے ہیں یا نہیں۔ جب تو ہرگز نہیں۔ مطیع الحق آپ

نمازنہ پر تبرا بھیجتے ہیں **حافظ صاحب** تمہارا جی چاہے تو سنا دوں۔ آپ کی تسکین کے لئے
مطبع الحق۔ آپ حضرت علی کو کیا مانتے ہیں **حافظ صاحب**۔ خدا کا پاک بندہ خاتم النبیین کا خلیفہ بلا
فصل۔ امام المتقین افضل صحابہ و جمیع خلق بعد سید **المرسلین**
اب سنیوں نے دعا کرنا شروع کی۔ ۱۵ منٹ تک ثلاثہ کو مدد کے لئے بلاتے رہے کہ شیعہ حافظ
کو قرآن بھول جائے۔ اُدھر مرزا صاحب گروہ شیعہ خدا کے حضور میں دعائیں مانگتے رہے۔ جب سنیوں
کا ڈراپ سین ہوا تو مرزا صاحب نے فخر الحفاظ حافظ احمد صاحب کو کہا کہ وہ تبرکاً قرآن شروع کریں
چنانچہ حافظ صاحب نے شروع سے تلاوت شروع کی۔ اور قریب نصف پارہ بلاتکان و روک اس
طلیق اللسانی سے پڑھ گئے کہ سامعین حیران رہ گئے۔ درمیان میں ایک سنی حافظ نے ولین
تفعلوا کہا اس پر مرزا صاحب اور حافظ صاحب نے فرمایا کہ حافظ احمد صاحب نے بھی یہی پڑھا ہے
غلط طور پر نہ ٹوکئے اس سرعت کے ساتھ اجزاء قرآن پڑھنے سے یہ دکھانا تھا کہ ثلاثہ کا معجزہ ھباء
منثورا ہوگیا اور وہ تمہاری امداد کو نہ آئے۔ اس کے بعد حافظ صاحب نے فرمایا۔ اچھا اب حسب
شرائط نامہ متعدد مقامات سے پوچھئے۔

اب کانا پھوسی ہونے لگی۔ مطبع الحق تو کہتے تھے کہ متعدد مقامات سے پوچھنا چاہیئے۔
لیکن باقی رذیل مولوی حافظ سمجھ گئے کہ شیعہ حافظ تو زبردست ہے۔ متعدد مقامات سے سنا دیگا
تو ہمیں سراجلاس مخجل ہونا پڑیگا۔ بڑی بحث مباحثہ کے بعد طے پایا کہ سارا قرآن سنانا چاہیئے۔
مطبع الحق۔ حافظ صاحب پڑھتے جائیے۔ **مولانا مرزا صاحب**۔ یہ آپکے خطوط کے خلاف
ہے۔ سنی۔ وہ خطوط فرد واحد نے لکھے تھے۔ **مولانا مرزا صاحب**۔ اسی فرد واحد نے انعام
کا وعدہ کیا تھا۔ اور وہی آپ کو یہاں لایا ہے اور اس نے دوسرے رقعہ میں اپنے آپ کو قائم مقام
اہلسنت کے طور پر پیش کیا ہے **مطبع الحق**۔ وہ ایک شخص کی کارروائی تھی۔ اب ہم تمام آدمی
آئے ہیں۔ اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ سارا قرآن سنائیے **مولانا مرزا صاحب**۔ یہ
دوسرا مطالبہ ہے اس کے لئے اور مجلس اور وقت و مقام مقرر کیجئے۔ شرائط نامہ لکھئے۔
پہلے تو چودھری مہر الٰہی کے خط کی تعمیل کرا کے انعام ہمارے حوالے کیجئے۔ پھر ہم تمام قرآن
سنانے کو بھی تیار ہیں **مطبع الحق**۔ آپ سے عرض کی گئی ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔ سارا قرآن
سنائیے۔ ہمارے حافظ ابھی سنانے کو تیار ہیں۔ آپ کا حافظ کیوں نہیں سناتا جب اس
نے شروع کیا تو ختم کرے۔ اس کے شروع کرنے سے پہلا شرائط نامہ ٹوٹ گیا۔

کہ گری کرنا چاہتا ہوں اور دنیا کو دکھانا چاہتا ہوں کہ عقل و سمجھ تو آپ کے مذہب کے پاس سے بھی نہیں چھو گئی۔ اچھا یہ تو فرمائیے کہ کیا شیعوں اور خارجیوں کے سوائے کوئی اور بھی فرقہ ایسا ہے جسے قرآن حفظ نہیں ہوتا۔ جواب۔ کوئی نہیں۔ مولانا مرزا صاحب۔ تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک قادیانی مرزائیوں کو جو آپکو یہودی کہتے ہیں اور جنکو تمام مسلمان کافر جانتے ہیں قرآن حفظ ہو جاتا ہے۔ لیکن نہیں ہوتا تو شیعوں کو۔ واہ ری عقل و دانش سنیاں۔ جواب۔ ان باتوں کو چھوڑیئے مولانا مرزا صاحب۔ باتیں تو معقول ہیں اور معقول پسند انسے کبھی نہیں گھبراتے۔ اچھا آپ میں چودھری مہر الٰہی صاحب کون ہیں۔ جواب۔ ہاں صاحب چودھری صاحب نے کھڑے ہو کر درشن کرائے مولانا مرزا صاحب۔ کیا آپ سو روپیہ ہمراہ لائے ہیں۔ جواب۔ نہیں۔ لیکن ہم انعام دینگے اگر ہماری شرط کے مطابق قرآن سنایا گیا۔ مولانا مرزا صاحب۔ آپ نے اپنے پہلے خط میں لکھا تھا کہ انعام بر سر اجلاس دیا جائیگا۔ لیکن آپ انعام کا روپیہ لائے ہی نہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ گھر سے ہی اس خیال سے چلے ہیں کہ آپ وعدہ پورا نہ کریں گے۔ ایک اور شتابیل صاحب ایک کاغذ کا ٹکڑا دکھا کر۔ یہ لیجئے سو روپیہ کا نوٹ۔ یہ نوٹ کسی شیعہ کو نہیں دکھایا انکے صدر نے اپنے ہاتھ میں رکھا۔ مولانا مرزا صاحب۔ قرآن شریف منگا لیجئے تاکہ اختلاف کے وقت اسے دیکھ لیں۔ مولوی مطیع الحق۔ قرآن شریف کو ہاتھ میں لیکر۔ کیا آپ اس صحیفۂ عثمانی کو مانتے ہیں۔ مولانا مرزا صاحب۔ ہم تو اسے صحیفۂ عثمانی نہیں مانتے۔ ہم اسے صحیفۂ رحمانی جانتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسے خدا کا کلام نہیں مانتے۔ ہم اللہ کے فضل سے اس قرآن شریف کو جو آپ کے ہاتھوں میں ہے مانتے اور برحق جانتے ہیں۔ مولوی مطیع الحق۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ صحیفۂ رحمانی ہی ہے۔ مولانا مرزا صاحب۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسے محض اس لئے مانتے ہیں کہ اسے حضرت عثمان نے جمع کیا ہے تو آپ کی زبان سے بے تحاشا اس کی شان میں صحیفۂ عثمانی نکلا۔ مطیع۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ قرآن کی مثل لا سکتے ہیں۔ مولانا مرزا صاحب۔ غلط بالکل غلط۔ دروغ گوئی بر روئے من۔ جو ایسا عقیدہ رکھے یا جو یہ اتہام ناحق کسی پر لگائے اس پر خدا فرشتوں نبیوں اور لوگوں کی لعنت ہو۔ ابھی بات ہے آپ کے گاؤں کے علماء کو بجائی بارہ میں دلیل کیا تھا۔ مطیع۔ اچھا صاحب آپ میں کون صاحب قرآن سنائیں گے۔ مولانا مرزا صاحب۔ یہ حافظ اسد صاحب جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ مطیع الحق۔ حافظ صاحب آپ شیعہ ہیں۔ حافظ صاحب جی ہاں پکا شیعہ۔ مطیع الحق۔ آپ خلفاء ثلاثہ کو مانتے ہیں۔ حافظ صاحب ہرگز نہیں۔ مطیع الحق آپ

نکلانے پر تبرا بھیجتے ہیں **حافظ صاحب** ۔ جی ہاں ۔ چاہیں تو سنا دوں ۔ آپ کی تسکین کے لئے
مطیع الحق ۔ آپ حضرت علیؓ کو کیا مانتے ہیں **حافظ صاحب** ۔ خدا کا پاک بندہ خاتم النبیین کا خلیفہ بلا
فصل ۔ امام المتقین افضل صحابہ و جمیع خلق بعد سید المرسلین
اب سنیوں نے بد دعا کرنا شروع کی ۔ ۱۵ منٹ تک ثلاثہ کو مدد کے لئے بلاتے رہے کہ شیعہ حافظ
کو قرآن بھول جائے ۔ ادھر مرزا صاحب گروہ شیعہ خدا کے حضور میں دعائیں مانگتے رہے ۔ جب سنیوں
کا ڈراپ سین ہوا تو مرزا صاحب نے فخر الحفاظ حافظ احمد صاحب کو کہا کہ وہ تبرکاً قرآن شروع کریں
چنانچہ حافظ صاحب نے شروع سے تلاوت شروع کی ۔ اور قریب نصف پارہ بلا تکان و روک اس
طلیق اللسانی سے پڑھ گئے کہ سامعین حیران رہ گئے ۔ درمیان میں ایک سنی حافظ نے ولن
تفعلوا کہا اس پر مرزا صاحب اور حافظ صاحب نے فرمایا کہ حافظ احمد صاحب نے بھی یہی پڑھا ہے
غلط طور پر نہ ٹوکئے اس سرعت کے ساتھ اجزاء قرآن پڑھنے سے یہ دکھانا تھا کہ ثلاثہ کا معجزہ ہبا
منثورا ہوگیا اور وہ تمہاری امداد کو نہ آئے ۔ اس کے بعد حافظ صاحب نے فرمایا ۔ اچھا اب حسب
شرائط نامہ متعدد مقامات سے پوچھئے ۔
اب گانا پھوسی ہونے لگی ۔ مطیع الحق تو کہتے تھے کہ متعدد مقامات سے پوچھنا چاہیے ۔
لیکن باقی رذیل مولوی حافظ سمجھ گئے کہ شیعہ حافظ تو زبردست ہے ۔ متعدد مقامات سے سنا دیگا
تو ہمارا اجلاس مخجل ہونا پڑیگا ۔ بڑی بحث مباحثہ کے بعد طے پایا کہ سارا قرآن سنانا چاہیے ۔
مطیع الحق ۔ حافظ صاحب پڑھتے جائیے ۔ **مولانا مرزا صاحب** ۔ یہ آپکے خطوط کے خلاف
ہے ۔ سنی سوہ خطوط فرد واحد نے لکھے تھے ۔ **مولانا مرزا صاحب** ۔ اسی فرد واحد نے انعام
کا وعدہ کیا تھا ۔ اور وہی آپکو یہاں لایا ہے اور اس نے دوسرے رقعہ میں اپنے آپکو قائم مقام
اہلسنت کے طور پر پیش کیا ہے **مطیع الحق** ۔ وہ ایک شخص کی کاروائی تھی ۔ اب ہم تمام آدمی
آئے ہیں اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ سارا قرآن سنائیے **مولانا مرزا صاحب** ۔ یہ
دوسرا مطالبہ ہے اس کے لئے اور مجلس اور وقت و مقام مقرر کیجئے ۔ شرائط نامہ لکھئے ۔
پہلے تو چودھری مہر الٰہی کے خط کی تعمیل کرائے انعام ہمارے حوالہ کیجئے ۔ پھر ہم تمام قرآن
سنانے کو بھی تیار ہیں **مطیع الحق** ۔ آپ سے عرض کی گئی ہے کہ ایسا نہیں ہوگا ۔ سارا قرآن
سنائیے ۔ ہمارے حافظ ابھی سنانے کو تیار ہیں ۔ آپ کا حافظ کیوں نہیں سناتا جب اس
نے شروع کیا تو ختم کرے ۔ اس کے شروع کرنے سے پہلا شرائط نامہ ٹوٹ گیا ۔

مولانا مرزا صاحب۔ ہمارے حافظ نے نمونہ کے طور پر تبرکاً اور بڑی سرعت کے ساتھ قرآن شریف سنا دیا۔ اب چونکہ آپ نے دیکھ لیا کہ شیعوں کے مقابلہ میں ثلاثہ آپ کی مدد نہ کر سکے۔ اس لئے آپ نے اپنی خجالت مٹانے کے لئے خود اپنی مدد کرنے کی فکر کی۔ لیکن میں بھی آپ کو چھوڑنے والا نہیں۔ آپ بڑے ب قاعدہ ہو آئے ہیں۔ پہلے حسب قرار متعدد مقامات سے سنئے۔ انعام ہمارے حوالے کیجئے اور پھر اسی مجلس میں پورا قرآن شریف بہ تقرر شرائط سنئے اور آپ یہ تو سوچئے کہ متعدد مقامات سے سنانا زیادہ مشکل ہے یا پورا سنانا۔ ہمیشہ امتحان لینے کا یہی قاعدہ ہوا کرتا ہے کہ متعدد مقامات سے پوچھا جاتا ہے۔ ہمارے حافظ صاحب کو کیا معلوم ہے کہ آپ کہاں کہاں سے پوچھیں گے یہ تقریر سنکر سناٹا چھا گیا اور آخر ایک رئیس اٹھ کھڑے ہو کر کہا بھائی سنیو آپ نے دیکھ لیا کہ شیعوں کو قرآن یاد نہیں۔ چلو اٹھو۔ ہماری فتح ہو گئی۔ اللہ اکبر۔

یہ ہے اس فرقہ کی حق پسندی۔

چونکہ یہ تقریر حفظ قرآن کے مناظرہ کے متعلق بہت مفید ہے اس لئے ہم نے اطلاع مومنین کے لئے اسے یہاں درج کر دیا ہے۔ پس اگر اب بھی مخالفین شیعوں پر ایسا بے جا اعتراض کرنے سے باز نہ آئیں تو اس سے زیادہ ہم کیا کہہ سکتے ہیں ؎

عرفی تو میندیش ز غوغائے رقیباں

آواز ... کم نہ کند رزق گدا را

احقر بندہ آل اطہر نعمت اللہ جان اختر

(سابق حنفی سنی)

نوٹ:۔ اگر آپ مذہب حقہ شیعہ کی کتابیں خریدنا چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں:۔

مینجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور موچی مغل حویلی

(مطبوعہ ہندوستانی پریس لاہور)

(ہندوستانی پریس لاہور میں باہتمام ایف۔ ایم خورشید مینجر چھپا)